اردو کی کتاب

پیارے لوگوں کی پیاری باتیں

بچوں کے لئے

حصہ سوم

ترجمه خزانة الحکم

علامه ابن حجر رحمه الله

تمرینات

معلمات جامعہ سیدہ حفصہ اسلام آباد

شعبہ نشر واشاعت: ادارہ احیاء علوم القرآن والسنہ
جامعہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اسلام آباد

آٹھ آٹھ پیاری باتوں کا بیان

آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں:

حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں۔

(۱) آنکھ دیکھنے سے۔(۲) زمین بارش سے۔(۳) عورت، مرد سے۔(۴) عالم علم سے۔

(۵) سائل سوال سے۔(۶) حریص جمع کرنے سے۔(۷) دریا پانی سے۔(۸) آگ لکڑی سے۔

وضاحت: (۱) چشم حقیقت نگر، تجلی گاہ عالم کے نظارہ اور مناظر فطرت کے تماشہ سے کبھی سیراب نہیں ہوتی، بلکہ حق تعالیٰ شانہ کی قدرت اور جلال و جمال خداوندی کے مشاہدہ میں ہمہ وقت مستغرق رہتی ہے۔

(۲) اسی طرح زمین، باران رحمت سے سیراب نہیں ہوتی، جتنی چاہے موسلا دھار بارش ہو، اور زمین کا ہر گوشہ کیسا ہی جل تھل ہو جائے، مگر زمین کو بارش کی پھر بھی ضرورت رہے گی۔

(۳) دنیا میں جس قدر بھی جاندار مخلوق موجود ہے اس کی ہر مادہ کیلئے نر کی رفاقت ومساعدت ضروری ہے، اور کوئی مادہ بھی نر کے بغیر امن وسکون کے بغیر زندگی بسر نہیں کرسکتی۔

(۴) اسی طرح عالم جتنا چاہے علم حاصل کر لے، مگر کبھی حصول علم سے بے نیاز نہیں ہوسکتا، اور پوری زندگی تحصیل علم میں گزارنے کے بعد بھی کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں معراج کمال پر پہنچ گیا ہوں، مجھے اب مزید علم کی حاجت نہیں رہی اور دعویٰ بھی کیسے کرسکتا ہے، جبکہ خود جناب سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جن کو اولین وآخرین کا علم دیا گیا، ان کو علم کی زیادتی کی دعا کا حکم بھی دیا گیا "**قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً**"۔

(۵) دین ودنیا کے مسائل کی تحقیق وجستجو کرنے والا کبھی تحقیق سے بے نیاز نہیں ہوسکتا، بلکہ وہ سراغ وجستجو کی ایک منزل طے کرتا ہے تو اس کے سامنے تلاش وتحقیق کے کئی مرحلے نمودار ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح جس شخص کو سوال کی عادت ہو جاتی ہے وہ جتنا چاہے مال جمع کرلے پھر بھی سوال سے باز نہیں آتا۔

(۶) اسی طرح حریص آدمی مال جمع کرنے سے سیر نہیں ہوتا، خواہ مال ودولت کے کتنے ہی خزانے جمع کرے، اس کی حرص ختم نہیں ہوتی، بلکہ رات دن اسی فکر میں لگا رہتا ہے، کہ دنیا کی ساری دولت جمع ہو کر اس کی

تجوری محفوظ ہوجائے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ''لَو کَانَ لِابنِ آدَمَ وَادِیَانِ مِن ذَھَبٍ لَا بتغٰی وَادِیًا ثَالِثاً'' کہ حریص انسان کو اگر سونے کی دو وادیاں مل جائیں تب بھی قناعت نہیں کرے گا بلکہ تیسری وادی کی فکر میں سرگرداں رہے گا،

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ذکر فرمایا ہے:۔

''حریص باشاہ اگر اقلیم بھی حاصل کرلے، اسی طرح مزید اقلیم حاصل کرنے کی فکر میں لگا رہے گا۔

اور قناعت پسند، اللہ والا (بندہ) آدھی روٹی خود کھا کر گزارہ کرلیتا ہے، اور دوسری آدھی فقیر کو کھلا دیتا ہے۔''

(۷) اسی طرح دریا، اس میں جاری ہونے والے پانی سے کبھی سیر نہیں ہوتا سمندر میں پانی جس قدر بھی آجائے اس کی صدئے العطش اور بڑھتی جائے گی۔

(۸) اسی طرح آگ لکڑیوں سے کبھی سیر نہیں ہوتی، یعنی جتنی بھی لکڑیاں آگ میں ڈال دی جائیں، آگ ان سب کو جلا کر خاکستر بنا ڈالے گی، اور پھر مزید لکڑیوں کے انتظار میں چشم براہ ہوجائے گی۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں کے لئے زینت ہیں:

(۱) پرہیزگاری، فقر کی زینت ہے۔ (۲) شکر، نعمت کی زینت ہے۔ (۳) صبر، بلا کی زینت ہے۔

(۴) حلم (بردباری) علم کی زینت ہے۔ (۵) عاجزی، طالب علم کی زینت ہے۔

(۶) زیادہ رونا خوف خدا کی زینت ہے (یعنی بوقت عبادت گریہ وبکا خوف الٰہی کی زینت ہے۔

(۷) احسان نہ جتانا، احسان کی زینت ہے (یعنی احسان کرنے کے بعد احسان نہ جتانا، احسان کے بعد اگر احسان جتایا تو اس کا اجر بھی ضائع ہوجاتا ہے، اور اس کی زینت ختم ہوجاتی ہے۔

(۸) خشوع وخضوع (ظاہر وباطن کی عاجزی) نماز کی زینت ہے (یعنی نماز میں جتنا خشوع وخضوع ہوگا اسی درجہ نماز کے اجر میں اضافہ ہوگا اور اسی درجہ نماز نورانی بنے گی)

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

(۱) جو شخص فضول کلام ترک کر دے اس کو حکمت عطا کی جاتی ہے۔

(۲) جو شخص فضول نظر، ترک کر دے (یعنی اپنی آنکھ کی بدنگاہی سے حفاظت کرے) اس کو خشوع قلب عطا کیا جاتا ہے۔ (۳) جو شخص طعام، ترک کر دے اس کو عبادت کی لذت عطا کی جاتی ہے۔ (۴) جو شخص فضول ہنسنا، ترک کر دے اس کو ہیبت عطا کی جاتی ہے۔ (۵) جو شخص مزاح (خوش طبعی) ترک کر دے اس کو زیبائی عطا کی جاتی ہے۔ (۶) جو شخص دنیا کی محبت ترک کر دے اس کو آخرت کی محبت عطا کی جاتی ہے۔ (۷) جو شخص دوسروں کی عیب بینی ترک کر دے اس کو اپنے عیوب کی اصلاح کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ (۸) جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات کی کیفیت (وہ کس طرح ہے) میں تجسس ختم کر دے اس کو نفاق سے برأت عطا کی جاتی ہے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

(۱) اس کا دل خوف کے ساتھ ہو۔ (۲) اس کا دل رجا (امید) کے ساتھ ہو۔ یعنی (اللہ تعالیٰ کی گرفت کا خوف بھی ہو اور اس کی رحمت کی امید بھی ہو)۔ (۳) اس کی زبان حمد (اللہ کی تعریف) والی ہو۔ (۴) اس کی زبان ثناء (اللہ کی پاکی) بیان کرنے والی ہو۔ (یعنی زبان اکثر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں مشغول ہو)۔ (۵) اس کی آنکھیں حیاء والی ہوں۔ (۶) اس کی آنکھیں (اللہ کی خوف سے) رونے والی ہوں۔ (۷) اس کی آنکھوں میں شرم وحیاء ہو۔

(یعنی اس کی آنکھوں میں شرم وحیاء کے جلوے بھی ہوں اور اللہ کے خوف سے روتی بھی ہوں)۔ (۸) اس کا ارادہ ترک دنیا اور رضا جوئی کے ساتھ ہو۔ (یعنی دنیا اور اس کی لذات کا ترک اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پیش نظر ہو)۔

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

(۱) اس نماز میں خوبی نہیں جس میں خضوع نہ ہو۔ (۲) اس روزہ میں خوبی نہیں جس میں لغو کاموں سے اجتناب نہ ہو۔ (۳) اس تلاوت میں خوبی نہیں جس میں تدبر (غور وفکر) نہ ہو (گو اجر تو بلا تدبر تلاوت پر بھی ملتا

ہے، مگر اس کی خوبی اور کمال اسی وقت ہے جب کہ تدبر کے ساتھ ہو)(۴)اس علم میں خوبی نہیں جس میں پرہیز گاری نہ ہو(یعنی علم پرہیز گاری کے بغیر نفع بخش نہیں، بلکہ اُلٹا وبال بن جاتا ہے)۔(۵)اس مال میں خوبی نہیں جس میں سخاوت نہ ہو(اس لئے کہ مال بھی سخاوت کے بغیر وبالِ جان بن جاتا ہے،اس لئے کہ وہ مال دار جو سخاوت نہیں کرتا اس اژدہا کے مثل ہے جو کسی خزانہ پر مسلط ہو، نہ فائدہ اُٹھاتا ہے، نہ کسی دوسرے کو فائدہ اُٹھانے دیتا ہے)(۶)اس بھائی بندی(دوستی)میں کوئی خوبی نہیں جس میں(ایک دوسرے کے مراتب)کی حفاظت(وپاسداری)نہ ہو۔(۷)اس نعمت میں خوبی نہیں جس کے لئے بقاء نہ ہو۔(۸)اس دعا میں خوبی نہیں جس میں اخلاص نہ ہو۔

مشق نمبر

سوال نمبر ا:۔مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں؟

مستغرق، باران رحمت، موسلا دھار بارش، جل تھل، رفاقت، مساعدت، معراج کمال، سراغ وجستجو، نمودار تجوری، سرگرداں، اقلیم، صدائے العطش، خاکستر، چشم براہ، گریہ وبکا، زیبائی۔

سوال نمبر ۲:مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں؟

(ا)آنکھ دیکھنے سے سیراب نہیں ہوتی اس سے کیا مراد ہے؟

(۲)زمین بارش سے سیراب نہیں ہوتی اس سے کیا مراد ہے؟

(۳)عالم علم سے سیراب نہیں ہوتا اس سے کیا مراد ہے؟

(۴)''عَالِم''اور ''عَالَم''میں کیا فرق ہے؟

(۵)فضول ہنسنا،فضول کلام ترک کر دینے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

(۶)عارفین کی نشانیوں کے بارے میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول نقل کریں؟

(۷)نماز،روزہ،تلاوت اور علم کی خوبی کس چیز میں ہے؟

☆......☆......☆

نونو، پیاری باتوں کا بیان

حضرت اقدس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اللہ تعالیٰ نے توریت میں حضرت موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ تمام خطاؤں کی جڑ تین چیزیں ہیں۔

(۱) کبر۔ (۲) حسد۔ (۳) حرص۔

ان تین سے چھ (دوسری برائیاں) پیدا ہو کر کل نو ہوگئیں (وہ چھ برائیاں یہ ہیں)

(۱) **شکم سیری۔** (کہ آدمی اتنا شکم سیر ہو کر کھائے کہ سانس لینے کی گنجائش بھی نہ رہے، جس کی وجہ سے عبادت میں بھی سستی پیدا ہوتی ہے، اور گناہوں کی طرف میلان بڑھتا ہے)۔

(۲) **نیند۔** (کا غلبہ کہ ہر وقت خواب راحت ہی کی دھن لگی رہے)۔

(۳) **راحت و آرام طلبی۔** (کہ ہر وقت مال جمع کرنے کی فکر میں لگا رہے، حلال وحرام کی کوئی فکر نہ ہو)۔

(۴) **اموال کی محبت۔** (کہ جائز وناجائز کی پرواہ کئے بغیر اسباب عیش کے فراہم کرنے میں ہی لگا رہتا ہے)۔

(۵) **اپنی حمد وثناء کی محبت۔** (کہ ہر وقت اس انتظار میں ہو کہ لوگ میری اُلٹی سیدھی تعریف کریں)۔

(۶) **اپنی سرداری وریاست کی محبت۔** (کہ ہر وقت افسر داور سردار بننے کی فکر میں لگا رہے، خواہ کتنی ہی دولت خرچ کرنی پڑے، اور دوسروں کی کتنی ہی توہین وتذلیل ہو، حتیٰ کہ خون ناحق سے بھی دریغ نہ ہو)۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

عبادت گزاروں کی **تین قسمیں** ہیں ہر قسم کے لئے تین علامات ہیں، جن سے ان کو پہچانا جاتا ہے۔

(۱) ایک قسم وہ (حضرات) ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے خوف کی وجہ سے کرتے ہیں۔

(۲) ایک قسم وہ (حضرات) ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کی امید کی وجہ سے کرتے ہیں۔

(۳) ایک قسم وہ (حضرات) ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اس کی محبت کی وجہ سے کرتے ہیں۔

پہلی قسم۔(جو خوف کی وجہ سے عبادت کرتے ہیں) ان کی تین علامتیں ہیں:

(۱) اپنے نفس کو حقیر سمجھتے ہیں۔ (۲) اپنی نیکیوں کو کم سمجھتے ہیں۔

(۳) اپنی برائیوں کو بہت زیادہ سمجھتے ہیں۔

دوسری قسم۔(جو حضرات امید کی وجہ سے عبادت کرتے ہیں) ان کی بھی تین علامتیں ہیں:

(۱) وہ تمام حالات میں لوگوں کے پیشوا ہوتے ہیں۔

(۲) دنیا میں سب سے زیادہ مال کی سخاوت کرنے والے ہوتے ہیں۔

(۳) تمام مخلوق میں سب سے زیادہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھنے والے ہوتے ہیں۔

تیسری قسم۔(جو حضرات صرف اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے عبادت کرتے ہیں) ان کی بھی تین علامتیں ہیں:

(۱) اپنی محبوب چیزوں کو بخش دیتے ہیں، اور کوئی پرواہ نہیں کرتے جبکہ ان کا پروردگار ان سے خوش ہو۔

(۲) اپنے نفس کی ناخوشی (و نامرضی) پر عمل کرتے ہیں، جبکہ ان کا پروردگار ان سے خوش ہو۔

(۳) اپنے تمام حالات میں اپنے آقا اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہتے ہیں (اس کے امر میں بھی نہی میں بھی) یعنی ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے امر و نہی کے مطابق عمل کرتے ہیں، جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ان کو کرتے ہیں، جن سے منع فرمایا ان کو نہیں کرتے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

بیشک شیطان کی ذرّیت نو ہیں:

(۱) زلیتون۔ (۲) وثین۔ (۳) لقوس۔ (۴) اعوان۔ (۵) ہفاف۔

(۶) مرۃ۔ (۷) مسوط۔ (۸) واسم۔ (۹) ولہان۔

(۱) **زلیتون**۔ وہ بازاروں کا داروغہ ہے، بازاروں میں اپنا جھنڈا گاڑھتا ہے (اور اپنے لشکر کے ساتھ لوگوں کو برائیوں میں مبتلا کرتا ہے)

(۲) **وثین**۔ وہ مصائب کا علاقہ دار ہے۔ (کہ لوگوں کو مصائب میں مبتلا کرتا ہے اور مصائب میں لوگوں

کے اندر وسوسے ڈالتا ہے)۔

(۳) **اعوان**۔ وہ بادشاہ کا حاضر باش ہوتا ہے (بادشاہ کو برائیوں میں مبتلا کرتا ہے)۔

(۴) **ہفاف**۔ وہ شراب کا داروغہ ہوتا ہے۔ (کہ وہ لوگوں کو شراب کی دعوت دیتا ہے اور اس کی طرف متوجہ کرتا ہے) (۵) **مرۃ**۔ وہ مزامیر (گانا بجانا) کا علاقہ دار ہوتا ہے۔ (کہ لوگوں کو گانے بجانے کی طرف متوجہ کرتا ہے) (٦) **لقوس**۔ وہ کفار مجوس کا دوست دار ہوتا ہے۔ (کفار مجوس کی مدد کرتا ہے اور ان کی طرف لوگوں کو متوجہ کرتا ہے) (۷) **مسوط**۔ وہ خبر رساں ہوتا ہے، بے بنیاد باتیں لوگوں سے بیان کرتا ہے، اور لوگ ان (باتوں) کی کوئی اصل (بنیاد) نہیں پاتے۔ (جن کی وجہ سے آپس میں اختلاف وفساد ہوتا ہے)

(۸) **واسم**۔ یہ مکانوں پر متعیّن ہے جب کوئی شخص مکان میں داخل ہوتا ہے اور سلام نہیں کرتا، اور نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، ان کے درمیان جھگڑے ڈالتا ہے، یہاں تک کہ طلاق، خلع، اور مار پیٹ کی نوبت آجاتی ہے۔ (۹) **ولہان**۔ وہ وضو، نماز اور دیگر عبادات میں وسوسے ڈالتا ہے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

جو شخص پنج وقتہ نمازوں کی ان کے وقت پر حفاظت کرے اور ان پر مداومت اختیار کرے، اللہ تبارک وتعالیٰ، **نو**، بزرگیوں کے ذریعہ اس کا اکرام فرماتے ہیں:

(۱) اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنالیتے ہیں۔ (۲) اس کا بدن تندرست رہتا ہے۔

(۳) فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (۴) اس کے گھر میں برکت نازل ہوتی ہے۔

(۵) اس کے چہرہ پر صالحین کی علامت ظاہر ہوتی ہے۔ (٦) اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نرم کردیتا ہے۔

(۷) پل صراط پر چمکدار بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ (۸) اللہ تعالیٰ جہنم سے نجات عطا فرماتے ہیں۔

(۹) اللہ تعالیٰ اس کو (جنت میں) ان اولیاء اللہ کے پڑوس میں جگہ عنایت فرمائیں گے (جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے) **"لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ"**

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:

رونے کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے خطرہ سے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی جدائی کے اندیشہ سے۔

(۴) اوّل گناہوں کا کفارہ ہے۔ دوم عیوب کی پاکیزگی ہے۔ سوم محبوب (حق تعالیٰ جل شانہٗ) کی خوشنودی کے ساتھ ولایت ہے۔

(۵) گناہوں کے کفارہ کا ثمرہ، عذاب سے نجات ہے۔

(۶) عیوب کی پاکیزگی کا ثمرہ، دائمی نعمت اور بلند درجات ہیں۔

(۷) محبوب (حق تعالیٰ جل شانہ) کی خوشنودی کے ساتھ ولایت کا ثمرہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیدار الٰہی کے ساتھ خوشنودی کی خوشخبری۔

(۸) اور ملائکہ کی زیارت (کہ ملائکہ مقربین کی زیارت سے مشرف ہوگا)۔

(۹) اور فضیلت کی زیادتی۔

مشق نمبر ۱

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنیٰ لکھیں؟

میلان، پیشوا، خبررساں، ثمرہ، مقربین ذریت۔

سوال نمبر ۲: سوالات کے جوابات تحریر کریں؟

(۱) تمام خطاؤں کی جڑ کتنی چیزیں ہیں نام لکھیں؟

(۲) عبادت گزاروں کی اقسام اور انکی علامات تفصیل سے لکھیں؟

(۳) شیطان کی ذریت کے نام لکھیں اور کن کن کاموں پر مقرر ہیں؟

(۴) روزے کی اقسام کی وضاحت کریں؟

☆......☆......☆

دس دس، پیاری باتوں کا بیان

سرکار دو عالم حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسواک کو لازم پکڑو۔اس لئے کہ اس میں دس فائدے ہیں:۔

(۱) منہ کو پاک وصاف کرتی ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ (۳) شیطان ناراض ہوتا ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔ (۵) مسوڑوں کو مضبوط کرتی ہے۔

(۶) بلغم کو ختم کرتی ہے۔ (۷) منہ کی بُو کو عمدہ کرتی ہے۔(بدبو دور ہوکر خوشبو پیدا ہو جاتی ہے)

(۸) صفرا کو ختم کرتی ہے۔(جس کی وجہ سے صفرا کی زیادتی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے حفاظت ہو جاتی ہے) (۹) نظر کو تیز کرتی ہے۔ (۱۰) گندہ ذہنی کو دور کرتی ہے۔

ان سب پر مستزاد یہ کہ یہ "سنت" ہے، پھر حضرت نبی مکرم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔مسواک کیساتھ نماز پڑھنا بغیر مسواک کی ستر نمازوں سے افضل ہے۔اور مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے::

جس بندہ کو اللہ تعالیٰ دس چیزیں مرحمت فرمادیں وہ تمام آفتوں مصیبتوں سے نجات پا جاتا ہے،اور مقربین کے درجہ میں پہنچ جاتا ہے،اور متقین کا درجہ پالیتا ہے،وہ دس چیزیں یہ ہیں۔

(۱) دائمی صدق،اس کے ساتھ قناعت کرنے والا دل۔ (۲) صبر کامل،اس کے ساتھ دائمی شکر۔

(۳) دائمی فقر وفاقہ،اس کے ساتھ زہد فی الحال۔ (۴) دائمی فکر،اس کے ساتھ بھوکا پیٹ ہونا۔

(۵) دائمی غم،اس کے ساتھ خود متصل۔ (۶) دائمی کوشش،اس کے ساتھ متواضع بدن۔

(۷) دائمی نرمی،اس کے ساتھ فی الحال مہربانی۔(۸) دائمی محبت حیاء کے ساتھ (یعنی حیاء کے ساتھ حق تعالیٰ شانہٗ اور اس کے بندوں کی محبت بھی ہو)۔

(۹) علم نافع،اس کے ساتھ دائمی بردباری۔ (۱۰) ایمان دائم،اس کے ساتھ پختہ عقل۔

دس چیزیں دس چیزوں کے بغیر درست نہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے:

(۱) عقل پرہیزگاری کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ (۲) بزرگی علم کے بغیر درست نہیں ہوتی۔

(۳) کامیابی بغیر خوف کے حاصل نہیں ہوتی۔ (۴) بادشاہی بغیر انصاف کے درست نہیں ہوتی۔

(۵) نسب کی خوبی بغیر ادب کے درست نہیں ہوتی۔ (۶) خوشی بغیر امن کے درست نہیں ہوتی۔

(۷) مالداری سخاوت کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ (۸) فقر، قناعت کے بغیر درست نہیں ہوتا۔

(۹) بزرگی کی شان بغیر تواضع کے درست نہیں ہوتی۔ (۱۰) جہاد، بلا توفیق الٰہی کے درست نہیں ہوتا۔ (یہاں توفیق سے مراد اسباب کا مہیا ہونا یعنی جہاد بلا اسباب و آلات درست نہیں ہوتا)

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے:

سب سے زیادہ بیکار ناکارہ دس چیزیں ہیں۔

(۱) وہ عالم جس سے سوال نہ کیا جائے۔ (۲) وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے۔

(۳) وہ درست رائے جس کو قبول نہ کیا جائے۔ (۴) وہ ہتھیار جس کو استعمال نہ کیا جائے۔

(۵) وہ مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے۔ (۶) وہ قرآن پاک جس کی تلاوت نہ کی جائے۔

(۷) وہ مال جس کو خرچ نہ کیا جائے۔ (۸) وہ سواری جس پر سواری نہ کی جائے۔

(۹) علم زہد اس شخص کے اندر جو دنیا کا ارادہ کرتا ہے۔

(۱۰) وہ عمر طویل جس میں اپنے سفر (آخرت) کے لئے توشہ نہ کیا جائے۔

حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے:

(۱) علم .... بہترین میراث ہے۔ (۲) ادب .... بہترین پیشہ ہے۔

(۳) تقوی .... بہترین توشہ ہے۔ (۴) عبادت .... بہترین سرمایہ ہے۔

(۵) عمل صالح .... بہترین قائد ہے۔ (۶) حسن اخلاق .... بہترین ہمنشین ہے۔

(۷) بردباری.........بہترین وزیر ہے۔ (۸) قناعت..........بہترین مالداری ہے۔

(۹) نیک توفیق......بہترین مددگار ہے۔

(۱۰) موت.............بہترین ادب سکھانے والی ہے (دوسروں کی موت کی خبر سے عقلمند آدمی نصیحت حاصل کرتا ہے)

سرورِ کونین حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

میری امت کے دس آدمی اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے والے ہیں، اگر چہ وہ اپنے آپ کو مومن خیال کرتے ہیں:

(۱) ناحق قتل کرنے والا۔ (۲) جادوگر۔ (۳) دیوث جو اپنے اہل پر غیرت نہیں کرتا۔

(۴) زکوٰۃ روکنے والا۔ (۵) شرابی۔ (۶) جس نے واجب ہونے کے باوجود حج نہیں کیا۔

(۷) فتنہ اندازی کی کوشش کرنے والا۔ (۸) اہل حرب کو ہتھیار فروخت کرنے والا۔

(۹) کسی محرم کے ساتھ نکاح کرنے والا۔ اگر ان کاموں کو حلال سمجھ کر کرے تو یہ کفر ہے۔

سرورِ دوعالم حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(۱) بندہ مومن نہیں ہوتا نہ زمین میں نہ آسمان میں، یہاں تک کہ وہ واصل ہو (مقبول بارگاہ خداوندی)

(۲) اور بندہ واصل نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو۔

(۳) اور مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ ہوں۔

(۴) اور مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ عالم ہو۔

(۵) اور عالم نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ علم میں عامل ہو۔

(۶) اور علم میں عامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ زاہد ہو۔

(۷) اور زاہد نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ پرہیزگار ہو۔

(۸) اور پرہیزگار نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ متواضع ہو۔

(۹) اور متواضع نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ اپنی ذات کا عارف ہو۔

(۱۰)اور اپنی ذات کا عارف نہیں ہوتا یہاں تک کہ کلام میں عاقل ہو۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک فقیہ کو دیکھا جو دنیا کا طالب تھا، فرمایا:

اے صاحب علم اور دانائے سنت!

(۱) تمہارے محلات قیصر (شاہ، روم) کے محلات کے مثل۔

(۲) اور تمہارے مکانات کسریٰ (شاہ ایران) کے مکانوں کے مثل۔

(۳) اور تمہاری رہائش گاہیں قارون کی رہائش گاہ کے مثل۔

(۴) اور تمھارے دروازے طالوت کے دروازوں کے مثل۔

(۵) اور تمھارے کپڑے جالوت کے کپڑوں کے مثل۔ (۶) اور تمھارے مذاہب شیطانی۔

(۷) اور تمھارے سامان سرکشوں جیسے۔ (۸) تمھاری ولایت فرعون جیسی۔

(۹) تمھارے حکام دنیا دار رشوت خور گھروں میں داخل ہیں۔

(۱۰) تمھاری موت جاہلی ہے۔ پس طریق محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہے۔

ایک بزرگ نے فرمایا:

دس چیزیں دس آدمیوں سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں:

(۱) بخل مالداروں سے۔ (۲) تکبر فقیروں سے۔ (۳) طمع علماء سے۔

(۴) بے حیائی عورتوں سے۔ (۵) حب دنیا بوڑھوں سے۔ (۶) کاہلی جوانوں سے۔

(۷) ظلم بادشاہوں سے۔ (۸) بزدلی غازیوں سے۔

(۹) خود پسندی زاہدوں سے۔ (۱۰) ریاء کاری عبادت گزاروں سے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

مومن صادق دس قسم کی عافیت وراحت سے بہرہ ور ہوگا، **پانچ دنیا میں، پانچ آخرت میں:**

دنیا کی پانچ عافیت یہ ہیں:

(۱)علم۔ (۲)عبادت۔ (۳)حلال رزق۔ (۴)سختی پرصبر۔ (۵)نعمت پرشکر۔

آخرت کی پانچ عافیت یہ ہیں:

(۱)ملک الموت لطف ومہربانی سے پیش آئے گا۔ (۲)قبر میں منکرنکیرخوف زدہ نہیں کریں گے۔

(۳)قیامت کے دن کی بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوجائے گا۔

(۴)برائیاں مٹادی جائیں گیں،نیکیاں قبول کرلی جائیں گیں۔

(۵)پل صراط پر چمکدار بجلی کے مثل گزر جائے گا،اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائے گا۔"**اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَامِنْھُم**"

حضرت ابوفضل رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب کے دس نام رکھے ہیں:

(۱)قرآن مجید۔ (۲)فرقان حمید۔ (۳)کتاب مبارک۔ (۴)تنزیل عزیز ۔

(۵)ہدیٰ۔ (۶)نورمبین۔ (۷)رحمت۔ (۸)شفاء۔ (۹)روح۔ (۱۰)ذکر۔

مندرجہ بالا اسماء مبارکہ میں سے، **کتاب،قرآن،فرقان،تنزیل** تو مشہور ہیں اور متعدد آیات میں ان کا ذکرآیا ہے،لیکن، ہدایت،نور،رحمت،شفاء،درج ذیل آیات سے ثابت ہیں۔

شفاء:۔"**یٰٓاَیُّھَاالنَّاسُ قَدْجَاءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّن رَّبِّکُمْ وَشِفَاءٌلِّمَافِی الصُّدُوْرِوَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنْ**"

روح:۔"**وَکَذٰالِکَ اَوْحَیْنَااِلَیْکَ رُوْحًامِّنْ اَمْرِنَا**"

ذکر:۔"**وَاَنْزَلْنَااِلَیْکَ الذِّکْرَلِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ**"

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کونصیحت فرمائی:

بیٹا حکمت یہ ہے کہ تم دس چیزوں پرعمل کرو:

(۱)مردہ دل کوزندہ کرو۔ (ذکراللہ کی کثرت کے ذریعہ)

(۲) مسکین کے ساتھ ہمنشینی اختیار کرو۔ (اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو)

(۳) بادشاہوں کی بارگاہ سے اجتناب کرو۔ (بلاضرورت شدیدہ حاضری مت دو)

(۴) پست لوگوں کی عزت کرو۔ (اور ان کو سہارا دو)

(۵) غلاموں کو آزاد کرو۔

(۶) مسافر کو ٹھکانہ دو۔ (اور زادسفر وغیرہ کے ذریعہ مدد کر کے ان کو منزل مقصود پر پہنچاؤ)

(۷) فقیر کو مالدار بناؤ۔ (یعنی ان کی ضروریات پوری کرو تا کہ وہ ماسوا سے بے نیاز ہو جائیں)

(۸) اہل شرافت کی شرافت کو زیادہ کرو۔ (یعنی ان کے ساتھ تعظیم سے پیش آؤ)

(۹) سرداروں کی سرداری میں اضافہ کرو۔ (یعنی حد درجہ ان کا احترام کرو)

(۱۰) دسویں چیز کا ذکر کتابوں میں ذکر نہیں ہوا

ایک بزرگ نے فرمایا:

عقلمند آدمی کو جب وہ ''**توبہ**'' کرے دس کام کرنا مناسب ہیں:

(۱) زبان سے استغفار۔ (۲) دل سے ندامت۔ (۳) بدن کو (گناہ) سے باز رکھنا۔

(۴) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم۔ (۵) آخرت کی محبت (کہ توبہ کرنے کے بعد آخرت کی محبت زیادہ ہو جائے، کہ آخرت کی تیاری میں لگ جائے) (۶) دنیا کی نفرت (نفس کی خواہش اور دنیوی لذاتوں سے نفرت ہو جائے) (۷) کم بولنا۔ (۸) کم کھانا۔ (۹) کم پینا تا کہ علم وعبادت کے لئے فارغ رہے۔ (۱۰) کم سونا (تا کہ آخرت کی تیاری کے لئے زیادہ وقت مل سکے)

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

''كَانُوْ قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ''

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے:

بیشک زمین ہر دن دس کلمات کی آواز دیتی ہے اور کہتی ہے:

(۱)اے آدم کے بیٹے تو میری پشت پر دوڑتا ہے، حالانکہ تیرا ٹھکانہ میرے پیٹ میں ہے۔

(۲) تو میری پشت پر نافرمانی کرتا ہے، حالانکہ تجھ کو میرے پیٹ میں عذاب دیا جائے گا۔

(۳) تو میری پشت پر ہنستا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں روئے گا۔

(۴) تو میری پشت پر خوشی مناتا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں غمگین ہوگا۔

(۵) تو میری پشت پر مال جمع کرتا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں شرمندہ ہوگا۔

(۶) تو میری پشت پر حرام کھاتا ہے، حالانکہ تجھ کو میرے پیٹ میں کیڑے کھائیں گے۔

(۷) تو میری پشت پر اکڑتا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں ذلیل ہوگا۔

(۸) تو میری پشت پر خوشی خوشی چلتا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں رنجیدہ ہوگا۔

(۹) تو میری پشت پر روشنی میں چلتا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں اندھیریوں میں رہے گا۔

(۱۰) تو میری پشت پر قافلوں کے ساتھ چلتا ہے، حالانکہ تو میرے پیٹ میں تنہا رہے گا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کی ہنسی زیادہ ہوتی ہے، اس کو دس عذاب دیے جاتے ہیں:

(۱)اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔(۲) چہرہ کی آبرو جاتی رہتی ہے۔(کہ چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے)

(۳) شیطان اس سے خوش ہوتا ہے۔(۴) رحمان اس پر ناراض ہوتا ہے۔(۵) قیامت میں اس سے حساب سخت لیا جائے گا۔(۶) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قیامت کے دن اس سے اعراض فرمائیں گے۔(۷) فرشتے اس پر لعنت کریں گے۔(۸) آسمانوں اور زمینوں والے اس سے بغض رکھتے ہیں۔(۹) ہر چیز کو بھول جائے گا (اس لئے کہ اس کا حافظہ خراب ہو جائے گا)۔(۱۰) قیامت کے دن رسوا ہوگا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

میں ایک روز ایک نوجوان عبادت گزار کے ساتھ بصرہ کی گلیوں اور بازاروں میں گھوم رہا تھا، کہ اچانک ہم ایک طبیب کے پاس سے گزرے جو ایک کرسی پر بیٹھا تھا، اور اس کے سامنے بہت مرد عورتیں اور بچے

تھے،جس کے سامنے شیشیاں تھیں،جن میں پانی تھاان میں ہرایک اپنے مرض کی دوادریافت کررہا تھا،کہ اتنے میں وہ نوجوان طبیب کی طرف بڑھااور کہا کیا آپ کے پاس کوئی ایسی دوابھی ہے جو گناہوں کو دھودے اور دلوں کی بیماری کوشفاء بخشے؟

اس نے کہاہاں! نوجوان نے کہالایئے۔ (طبیب نے کہا) مجھ سے دس چیزیں لےلو۔

(۱)فقر کے درخت کی جڑیں لےلو۔ (۲)تواضع کے درخت کی جڑوں کے ساتھ(اس کوملالو)۔

(۳)اوراس میں توبہ کا ہلیلہ ملاؤ۔ (۴)اس کورضا(خداوندی) کے ہاون میں ڈالدو۔

(۵)اورقناعت کے دستہ میں اس کوکوٹو۔ (۶)اور پرہیزگاری کی ہانڈی میں اس کوڈالدو۔

(۷)اوراس کےاوپرحیاء کا پانی ڈالو۔ (۸)اورمحبت کی آگ میں اس کوجوش دو۔

(۹)اوراس کوشکر کے پیالہ میں نکالو۔ (۱۰)اورامید کے پنکھے سے اس کوہوادو(اورحمد کے چمچہ کے ساتھ اس کو پی لو)اگرتم نے ایسا کرلیا کہ پابندی سے اس پرعمل کیا تو یہ تم کودنیاوآخرت کی تمام بیماریوں اور ہر قسم کے امراض جسمانی وروحانی سے شفاء دے گا۔

ایک بادشاہ نے پانچ علماءاور حکماءکوجمع کر کے ہرایک کوکوئی حکمت کی بات بیان کرنے کوکہا:

ان میں ہرایک نے دودوباتیں بیان کیں،تو وہ کل دس ہوگئیں۔

پہلے نے بیان کیا کہ:

(۱)خالق کا خوف ایمان ہے،اوراس سے مامون ہوجانا کفر ہے۔

(۲)اورمخلوق سے بے نیاز ہوجانا آزادی،اورمخلوق کا خوف غلامی ہے۔

دوسرے نے بیان کیا کہ:

(۳)اللہ تعالیٰ سے امیدیں وابستہ رکھنا ایسی بے نیازی اور مالداری ہے جس کے ہوتے ہوئے فقر وفاقہ سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔

(۴)اللہ تعالیٰ سے ناامید ہوجانا ایسی محتاجی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی دولت نفع بخش نہیں۔

تیسرے نے بیان کیا کہ:

(۵) دل کی مالداری اور بے نیازی کے ساتھ تھیلی خالی ہونا نقصان نہیں پہنچاتا۔(یعنی اگر دل میں استغناء ہے تو فقر وفاقہ کے باوجود وہ باعزت زندگی گزار سکتا ہے)

(٦) دل کی محتاجی کے ساتھ تھیلی کے پُر ہونے کے باوجود فقیری کو زیادہ کرتی ہے۔(یعنی اگر دل میں حرص بھری ہوئی ہے، تو مال ودولت کے باوجود مفلس اور محتاج ہے)

چوتھے نے بیان کیا کہ:

(۷) دل کی مالداری سخاوت کے ساتھ مالداری بڑھاتی ہے۔(یعنی مالدار آدمی کے دل میں اگر سخاوت ہے اور وہ سخاوت کرتا ہے، تو اس سے مال کم نہیں ہوتا، بلکہ بڑھتا ہے)

(۸) دل کی فقیری تھیلی کے پُر ہونے کے باوجود فقیری کو زیادہ کرتی ہے۔(یعنی اگر دل میں حرص بھری ہوئی ہے، تو مال ودولت کے باوجود مفلس اور محتاج ہے)

پانچوے نے بیان کیا کہ:

(۹) خیر کا تھوڑا حصہ لینا، کثیر شر کے ترک کرنے سے بہتر ہے۔(یعنی تھوڑی بھلائی حاصل کر لینا زیادہ برائی ترک کرنے سے بہتر ہے)

(۱۰) تمام شر کو ترک کر دینا، تھوڑی خیر لینے سے بہتر ہے۔(یعنی تھوڑی خیر حاصل کرنے سے تمام برائیوں کو ترک کر دینا بہتر ہے)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

میری امت کے دس قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے، مگر ان میں سے جو توبہ کر لیں:

(۱) قلّاع.   (۲) جیوف.   (۳) قتات.   (۴) دبوب.   (۵) دیوث.

(٦) صاحب مرطبة.   (۷) صاحب کوبة.   (۸) عتل.   (۹) زنیم.   (۱۰) عاق.

عرض کیا گیا، **یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: قلاع** کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۱) قلاع، وہ ہے جو امراء کے آگے آگے (لوگوں کی بدگوئی کے لئے) چلتا ہے (اور ہر بات میں ان کی ہاں میں ہاں ملاتا رہتا ہے، چاہے وہ حق کے خلاف ہی کیوں نہ ہو)

عرض کیا گیا، جیوف ،کون ہے؟ ارشاد فرمایا: (۲) کفن چور۔ (دفن کے بعد مردہ کا کفن نکالنے والا)

عرض کیا گیا، قتات، کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۳) چغل خور۔ (اس کا رات دن کا مشغلہ یہی ہے کہ لوگوں کی چغلی کھاتا پھرتا ہے)

عرض کیا گیا، دبوب، کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۴) جو شخص جوان عورتوں کو بدکاری کے لئے اپنے گھر میں جمع کرتا ہے۔ (ان سے بدکاری کا پیشہ کراتا ہے)

عرض کیا گیا، دیوث ،کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۵) جو اپنی عورت پر غیرت نہیں کرتا۔ (یعنی غیر مرد اس کی بیوی سے غلط تعلق رکھے اور وہ اس کو ناگوار نہ ہو بلکہ ہنسی خوشی اس کو گوارہ کرتا ہے)

عرض کیا گیا، صاحب مرطبة، کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۶) جو شخص ڈھول بجاتا ہے۔ (یعنی ڈھول بجانے کا پیشہ کرتا ہے)

عرض کیا گیا، کوبة، کون ہے؟ ارشاد فرمایا۔

(۷) جو شخص سارنگی بجاتا ہے۔ (یعنی پیشہ کے طور پر اسی سے گذارہ کرتا ہے)

عرض کیا گیا، عتل، کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۸) جو شخص معاف نہیں کرتا اور عذر قبول نہیں کرتا۔ (یعنی سرکش بد دماغ انسان کہ کسی سے نادانستہ طور پر بھی کوئی غلطی ہو جائے تو اس کو معافی چاہنے پر بھی معاف نہیں کرتا، بلکہ سزا دیتا ہے)

عرض کیا گیا، زنیم ،کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۹) جو زنا سے پیدا ہوا اور شاہراہ پر بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرے۔

عرض کیا گیا، عاق ، کون ہے؟ ارشاد فرمایا:

(۱۰) والدین کا نافرمان ۔ (جو والدین کی نافرمانی میں مشہور ہو)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

دس آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی نماز قبول نہیں فرماتا:

(۱) وہ شخص جو تنہا (بلا جماعت) بغیر قرأت کے نماز پڑھتا ہے۔

(۲) وہ شخص جو زکوۃ ادا نہیں کرتا۔ (حالانکہ زکوۃ اس پر فرض ہے)

(۳) وہ شخص جو زبردستی قوم کی امامت کرے اور لوگ اس سے ناخوش ہوں ۔ (اور اس کی کوتاہیوں اور بد اخلاقیوں کی وجہ سے امامت کا مستحق نہ سمجھتے ہوں، اور اس کو الگ کرنا چاہتے ہوں، مگر وہ زبردستی پھر بھی امامت کرتا ہو)

(۴) بھگوڑا غلام ۔ (جو سرکشی اور نافرمانی کی وجہ سے اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہو)

(۵) دائمی شراب نوشی کرنے والا۔

(۶) وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ (یہ اس وقت ہے جب کہ عورت کی طرف سے کوتاہی، حق تلفی وغیرہ ہو)

(۷) وہ آزاد عورت جو بغیر اوڑھنی کے نماز ادا کرے۔ (اور بلا پردہ آوارہ پھرے)

(۸) سودخور۔ (۹) ظالم بادشاہ۔ (۱۰) وہ شخص جس کو اس کی نماز برائی اور بے حیائی کے کاموں سے نہ روکے، ایسا شخص برابر اللہ تعالیٰ سے دوری میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اس کی نماز میں ضرور کوتاہی ہے اور خشوع وخضوع وغیرہ کی کمی ہے، تب ہی تو وہ معاصی اور بے حیائی کے کاموں سے باز نہیں آتا، اس لئے اس کو اپنی کوتاہی کو دور کرنا چاہیے، اور نماز کامل خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد میں داخل ہونا چاہے اس پر دس باتوں کی پابندی

لازم ہے:

(۱) اپنے موزوں اور جوتوں کی حفاظت کرے۔ (کہ ان کو حفاظت سے رکھے، اسی طرح نہ چھوڑے کہ کوئی اٹھا کر لے جائے)

(۲) مسجد میں پہلے دایاں پاؤں رکھے۔

(۳) یہ دعا پڑھے "بِسْمِ اللّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهُ ،وَعَلٰی مَلَائِکَةِ اللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ " اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر سلام ہو، اے اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، بیشک تو بہت بخشنے والا اور عطا فرمانے والا ہے۔

(۴) اہل مسجد کو سلام کرے۔ (اگر وہ نماز اور قرأت وغیرہ میں مشغول نہ ہوں) اور اگر مسجد میں کوئی شخص موجود نہ ہو پھر اس طرح سلام کرے "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ " اور پھر یہ دعا پڑھے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهُ " میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

(۵) کسی نمازی کے سامنے سے نہ گذرے۔

(۶) کوئی دنیوی کام نہ کرے۔

(۷) کوئی دنیوی کلام نہ کرے۔

(۸) دو رکعت پڑھے بغیر مسجد سے نہ نکلے (بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو)۔

(۹) باوضو داخل ہو۔

(۱۰) جب مسجد سے نکلنے کے لئے کھڑا ہو یہ پڑھے "سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ " اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، اور ہر معاملہ میں تیری

ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔

سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱) نماز چہرہ کو نورانی بنا دیتی ہے۔ (۲) دل کو منور کرتی ہے۔(۳) جسم کو سکون وراحت بخشتی ہے۔

(۴) قبر میں انیس ہوتی ہے۔ (۵) رحمت خداوندی کے نزول کا باعث ہے (۶) آسمان کے دروازوں کی کنجی ہے (جس کے ذریعے حق تعالی شانہٗ کی رحمتیں برکتیں نازل ہوتی ہیں)۔ (۷) میزان عمل کو بھاری کرنے والی ہے (کہ نماز کی برکت سے میزان عمل بھاری ہو جائیگا)۔ (۸) حق تعالی شانہٗ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے (کہ نمازی بندہ سے حق تعالی شانہٗ خوش ہو جاتے ہیں)۔ (۹) جنت کی قیمت ہے (کہ نماز کی برکت سے جنت واجب ہو جاتی ہے)۔ (۱۰) آتش جہنم سے حجاب ہے، (کہ نماز، نمازی اور آتش جہنم کے درمیان آڑ بن جاتی ہے)

اور جب نماز کی یہ شان ہے اور اس کی یہ برکتیں ہیں تو اس کی نگہداشت انتہائی ضروری ہے۔ پس جس شخص نے دین کے اس عظیم ستون کو مستحکم اور مضبوط کیا اس نے گویا دین کی پوری عمارت کو برقرار رکھا، اور جس شخص نے دین کے اس عظیم ستون کو ڈھا دیا اس نے گویا دین کی پوری عمارت کو ہی ڈھا دیا۔

سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ حق تعالی شانہٗ جب اہل جنت کو جنت میں داخل فرمانے کا ارادہ فرمائیں گے، اہل جنت کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجیں گے، جس کے ساتھ جنت کے ہدایا اور خلعت فاخرہ ہونگیں، اہل جنت جب جنت میں داخل ہونا چاہیں گے، فرشتہ ان سے عرض کریگا، میں عظیم پروردگار اور رب عرش کریم کی طرف سے تمہارے لیے خلعت فاخرہ اور عظیم ہدیہ لیکر آیا ہوں، (ان کو لیکر جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ سنکر وہ بے حد خوش وخرم ہو جائیں گے، خلعت فاخرہ کو زیب تن کرلیں گے) اور ہدیہ کے بارے میں سوال کریں گے کہ وہ ہدیہ کیا ہے؟ فرشتہ سربہ مہر دس تختیاں انکے حوالہ کریگا۔

جن میں پہلی تختی پر لکھا ہوا ہوگا:

(۱)سَلامٌ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ : تم پر سلامتی ہو،تم سدا خوش وخرم رہو،خلد بریں میں داخل ہو جاؤ،اور ہمیشہ اس میں رہو۔

دوسری تختی پر تحریر ہوگا:

(۲)تمہارے تمام آلام واحزن،رنج وغم کا خاتمہ کر دیا گیا۔(آج کے بعد نہ کبھی کوئی رنج وغم ہوگا،نہ کسی قسم کی پریشانی)

تیسری تختی پر تحریر ہوگا:

(۳)وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ : یہی وہ جنت ہے جس کا تم کو وارث بنایا گیا ہے،تمہارے اعمال(عبادت وطاعات،حق پرستی وحق پسندی)۔

چوتھی تختی پر تحریر ہوگا:

(۴)ہم تمہیں عمدہ پوشاک اوراعلیٰ زیورات پہنائیں گے:

پانچویں تختی پر تحریر ہوگا:

(۵)ہم تمہیں حسین وجمیل حوریں عطا کریں گے:اور یہ(اس)صبر کا صلہ ہے(جوانہونے دنیا میں مصائب پر کیا ہے)اور یہ لوگ یقیناً کامیاب ہونے والے ہیں۔

چھٹی تختی پر تحریر ہوگا:

(۶)آج تم کو جو یہ بدلہ دیا جارہاہے،وہ درحقیقت تمہاری اطاعت وفرمانبرداری کا صلہ ہے۔

ساتویں تختی پر تحریر ہوگا:

(۷)تم جوان ہوگئے ہو۔(تم کو حقیقی جوانی عطا کر دی گئی)اب کبھی تم کو بڑھاپا نہیں آئیگا(بلکہ ہمیشہ ہمیشہ جوان ہی رہوگے)۔

آٹھویں تختی پر تحریر ہوگا:

(۸) اب تم (حقیقی) امن وسلامتی پا گئے ہو، اب تم کو (یہاں بہشت میں) کسی قسم کا خوف وخطر نہیں ہوگا۔

نویں تختی پر تحریر ہوگا:

(۹) آج تم کو حضرات انبیاء علیہم السلام ، حضرات صدیقین باصفا اور شہداء راہ حق اور صلحا امت کی رفاقت نصیب ہوگئی ہے۔

دسویں تختی پر تحریر ہوگا:

(۱۰) (خوش آمدید ومرحبا) کہ تم بزرگ عرش والے رحمان (کی رحمت بے کراں) کے جوار مقدس میں فروکش ہوگئے ہو۔ (یہ ترانۂ خیر مقدم اور خطبۂ استقبالیہ سنانے کے بعد) فرشتہ اہل جنت سے عرض کریگا، اب تم امن وسلامتی کے ساتھ (خراماں خراماں، خوشی خوشی) اپنی فردوس بریں میں داخل ہوجاؤ۔

اہل جنت فرشتہ سے یہ خوشخبری سننے کے بعد جنت میں داخل ہوجائیں گے۔

اور جنت میں داخل ہوکر حق تعالی شانہٗ کی حمد وثنا کا ترانہ اس طرح پیش کریں گے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ: تمام حمد وستائش اس اللہ تعالی کو لائق ہے، جس نے ہمارے تمام رنج وغم کو دور کردیا: اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ.

بیشک ہمارا پاک پروردگار (ہماری کوتاہیوں اور لغزشوں کو) بخشنے اور معاف کرنے والا ہے، اور (ہمارے اعمال صالحہ کا) بڑا قدرداں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَاوَعْدَهٗ: تمام حمد وثنا اس اللہ تعالیٰ کو لائق شان ہے، جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔

وَأَوْرَثَنَاالْأَرْضَ نَتَبَوَّأُمِنَ الْجَنَّةِحَيْثُ نَشَآءُ: اور سرزمین بہشت کا ہمیں وارث بنادیا، ہم جنت میں جہاں چاہیں وہاں رہ سکتے ہیں۔

فَنِعْمَ أَجْرُالْعَامِلِیْنَ " پس نیک اعمال کرنے والوں کا یہ بدلہ کیا ہی اچھا ہے (اور کیا ہی مبارک ہے)

اہل جہنم کے لئے دس وعیدیں:

اسی طرح اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو جب جہنم میں داخل فرمائیں گے ان کے پاس بھی ایک فرشتہ کو دس سر بمہر تختیاں دیکر بھیجا جائے گا۔ان تختیوں میں لکھی ہوئی وعیدیں:

پہلی تختی میں تحریر ہوگا:

(۱) (کم بختو!) جہنم میں داخل ہوجاؤ ،جس میں نہ تم کبھی مرو گے اور نہ ہی زندہ رہو گے۔(یعنی دردناک عذاب میں گرفتار رہو گے ،نہ تمہارا شمار زندوں میں ہوگا نہ مردوں میں)اور کبھی تم جہنم سے نکالے بھی نہیں جاؤ گے۔

دوسری تختی پر تحریر ہوگا:

(۲)عذاب میں گھس جاؤ۔ (اور ہمیشہ مبتلائے عذاب رہو)اب تم کو کبھی کوئی راحت نصیب نہیں ہوسکے گی۔

تیسری تختی پر تحریر ہوگا:

(۳) یہ لوگ میری رحمت سے ناامید ہوگئے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کبھی حاصل نہیں ہوسکے گی ،اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بالکل ناامید ہوجائیں گے۔

چوتھی تختی پر تحریر ہوگا:

(۴) رنج وغم ،دکھ درد (ہر قسم کی بلا ومصیبت) میں ہمیشہ کیلئے داخل ہوجاؤ۔

پانچویں تختی پر تحریر ہوگا:

(۵)تمہاری پوشاک آگ ہوگی ،خاردار سینڈکی غذا ملے گی،کھولتا ہوا گرم پانی پینے کو ملے گا،انگاروں کے تمہارے بستر ہونگے ،دہکتے آگ کے شعلے تمہاری اوڑھنے کی چادریں ہوں گیں۔

چھٹی تختی پر تحریر ہوگا:

(۶) زندگی بھر جو تم نے میری نافرمانی کی یہ اس کی سزا تم کو دی جارہی ہے۔

ساتویں تختی پر تحریر ہوگا:

(۷) جہنم میں تم پر ہمیشہ ہمیشہ میرا غصہ رہے گا۔

آٹھویں تختی پر تحریر ہوگا:

(۸) تم پر (ہمیشہ ہمیشہ کے لیے) لعنت ہے، اس لیے کہ تم نے (زندگی بھر) بڑے بڑے گناہ کیے اور نہ کبھی توبہ کی اور نہ کبھی تم کو ندامت ہوئی۔

نویں تختی پر تحریر ہوگا:

(۹) آتش جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہارے یاران عزیز اور رفیقان بدتمیز شیاطین (جن وانس) ہی ہونگیں (جو یقیناً بدترین ساتھی ہیں)

دسویں تختی پر تحریر ہوگا:

(۱۰) ہم نے تم کو اپنی عبادت کے لیے بھیجا تھا، لیکن ہماری عبادت کرنے کے بجائے تم نے شیطان کا اتباع کیا، اور آخرت کو ترک کر کے دنیا (کی فانی لذات اور نفسانی خواہشات) کو اختیار کیا، پس یہ (آتش دوزخ) تمہاری سزا ہے (ہمیشہ ہمیشہ اس کو بھگتو)۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ.

ایک بزرگ نے فرمایا:

میں نے دس چیزوں کو ان مقامات پر تلاش کیا، لیکن وہ چیزیں دوسری دس جگہوں پر مجھ کو ملیں۔

(۱) میں نے رفعت وسربلندی کو تلاش کیا تھا، فخر وغرور میں، لیکن میں نے ان کو تواضع (خاکساری، فروتنی، عاجزی، نیازمندی) میں پایا۔

حدیث شریف میں ہے "مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ" جو شخص اللہ تعالی کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو سربلندی عطا فرماتے ہیں۔

(۲) میں نے لذت عبادت نماز میں تلاش کی، لیکن وہ مجھ کو پرہیزگاری میں ملی یعنی پرہیزگاری اختیار کرنے سے بطور خاص عبادات میں لذت حاصل ہوتی ہے۔

(۳) میں نے راحت کو تلاش کیا حرص وحوس میں میں نے اس کو پایا، زہد وقناعت میں، یعنی جب تک انسان حرص میں مبتلا رہتا ہے، دنیا حاصل کرنے کی مشقوں میں گرفتار رہتا ہے، اور جب زہد وقناعت اختیار کر لیتا ہے، تو ان مشقوں سے نجات پا لیتا ہے اور راحت حاصل ہو جاتی ہے

(۴) نور قلب کو تلاش کیا، دن کی علانیہ نمازوں میں لیکن وہ مجھ کو ملا رات کی پوشیدہ۔ (تہجد کی) نماز میں (یعنی نماز تہجد کی پابندی سے بطور خاص دل میں نور پیدا ہوتا ہے)

(۵) میں نے قناعت کا نور تلاش کیا جود وسخاوت میں، لیکن وہ مجھ کو ملا روزہ کی پیاس میں۔ (یعنی نفلی روزوں کی کثرت سے قیامت میں بطور خاص نور حاصل ہوگا)

(۶) پل صراط پر گزرنے کی آسانی تلاش کی، عیدالاضحیٰ کی قربانی میں، لیکن میں نے اس سے زیادہ بڑھ کر اس کو پایا، صدقات وخیرات میں (چونکہ عیدالاضحیٰ کی قربانی سال بھر میں صرف ایک مرتبہ ہوتی ہے، اور صدقات نافلہ ہمیشہ دیے جا سکتے ہیں۔

(۷) آتش دوزخ سے نجات جائز کاموں (کے اختیار کرنے) میں تلاش کی، مگر وہ ملی ترک شہوات میں یعنی خواہشات نفسانی ترک کرنے سے ہی آتش جہنم سے نجات حاصل ہوگی۔

(۸) اللہ تعالیٰ کی محبت، مشاغل دنیا میں تلاش کی، مگر وہ مجھے ملی اللہ تعالی کے ذکر میں۔ (کہ بندہ جتنا جتنا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، اتنا اتنا اللہ تعالی کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے)

(۹) میں نے مجمعوں محفلوں میں عافیت کو تلاش کیا، لیکن وہ مجھ کو ملی گوشۂ تنہائی میں۔ (کہ خلوت گزینی ہی میں عافیت وسلامتی ہے)

(۱۰) اور دل کا نور (بصیرت) کو تلاش کیا مواعظ اور تلاوت قرآن کریم میں لیکن (اس کی نسبت) میں نے اس کو (زیادہ) پایا (آیات قرآنیہ میں) غور وتدبر اور گریہ وزاری میں یعنی آیات قرآنیہ میں غور وتدبر کرنے اور اللہ تعالی کے سامنے گریہ وزاری کرنے سے بطور خاص دل میں نور اور قلبی گریہ وزاری کرنے سے خاص دل میں نور اور قلبی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

کلمات سے مراد سنن انبیاء علیہم السلام:

"وَاِذِابْتَلٰی اِبْرَاھِیمَ رَبُّہٗ بِکَلِمَاتٍ فَأَتَمَّھُنَّ" کی تشریح کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ آیت مبارکہ میں کلمات سے مراد دس چیزیں ہیں (جو سنن انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں) ان میں پانچ چیزیں سر سے متعلق ہیں، اور پانچ جسم سے متعلق ہیں، سر سے متعلق پانچ چیزیں یہ ہیں:

(۱) مسواک کرنا۔ (۲) کلی کرنا۔ (۳) پانی لیکر ناک صاف کرنا۔ (۴) مونچھ کے بالوں کو کاٹنا (۵) سر کے بال مونڈھنا۔ بعض احادیث مبارکہ میں نمبر پانچ پر داڑھی کا بڑھانا ہے۔ اور پانچ چیزیں جو جسم سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) بغل کے بال (اکھاڑ کر) صاف کرنا۔ (۲) ناخن تراشنا۔ (۳) زیر ناف کے بال صاف کرنا۔

(۴) ختنہ کرانا۔ (۵) بول و براز کے بعد استنجاء کرنا۔

حضرت نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا وبال:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائینگے اور جو شخص (العیاذ باللہ) ایک مرتبہ بھی شان اقدس میں گستاخی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس لعنتیں بھیجے گا، چنانچہ ولید بن مغیرہ (لعنۃ اللہ علیہ) نے ایک مرتبہ ایک گالی دی، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں دس لعنتیں فرمائیں، جن کو اس آیت مبارکہ مین بیان فرمایا ہے:

وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّا فٍ مَّھِیْنٍ ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ مَنَّا عٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ أَثِیْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَالِکَ زَنِیْمٍ.

اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کسی ایسے بدبخت کی بات نہ مانو۔

(۱) جو زیادہ قسم کھانے والا ہے (۲) ذلیل ورزیل ہے۔

(۳) طعنہ زن ہے۔ (۴) چغل خور ہے۔

(۵) بھلائی سے روکنے والا ہے۔ (۶) (عناد و مخالفت میں) حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔

(۷) ازلی گناہ گار ہے۔ (۸) سرکش اور بدد ماغ ہے۔

(۹) ان سب پر مستزاد وہ بدنام زمانہ اور حرامی بھی ہے۔

(۱۰) مال واولاد پر غرور و گھمنڈ اسقدر ہے کہ جب اس کے سامنے آیات قرآنی تلاوت کی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے پرانے قصے اور افسانے ہیں، یعنی قرآن پاک کی تکذیب کرتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

دل کی موت کی دس وجوہ:

حضرت ابراہیم ابن ادہم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے لوگوں نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ،اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ '' تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کرونگا، اور ہم بہت سی دعائیں مانگتے ہیں، اور وہ قبول نہیں ہوتیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟۔

انہوں نے فرمایا:

دس چیزوں کی وجہ سے تمہارے دل مردہ ہو گئے ہیں، ان میں زندگی کا کوئی اثر باقی نہیں رہا، اور دعا وہی قبول ہوتی ہے، جو دل کی گہرائی سے نکلتی ہے، اور جب دل ہی مردہ ہو گئے تو پھر محض زبانی دعا کیسے قبول ہو)۔ وہ دس چیزیں یہ ہیں:

(۱) تم کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوئی مگر تم نے اس کے حقوق کو ادا نہیں کیا۔

(۲) تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھا مگر اس پر عمل نہیں کیا۔

(۳) شیطان کی دشمنی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ اس سے دوستی کرتے ہو (کہ اس کی اطاعت کرتے ہو)۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سنتوں کی مخالفت کرتے ہو۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے: ؎

تعصی الرسول وانت تظهر حبه

ان هذالفی الفعال بدیع

لو کان حبک صادقا لاطعته

ان المحب لمن یحب مطیع

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی محبت کا دعوی کرتا ہے بلا شبہ یہ بہت عجیب بات ہے، اگر تیری محبت صادق ہوتی ہے تو تو آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمانبردار ہوتا اس لیے کہ محبّ اپنے محبوب کا مطیع وفرمانبردار ہوتا ہے۔

(۵) جنت کی محبت کا دعوی کرتے ہو اور اس کے لیے عمل نہیں کرتے (بلکہ عمل اس کے خلاف کرتے ہو)

(۶) جہنم کے خوف کا دعوی کرتے ہو (اور زبانی اس خوف کا اظہار بھی کرتے ہو) لیکن گناہوں سے باز نہیں آتے، یعنی گناہوں کا برابر ارتکاب کرتے رہتے ہو، جو جہنم میں لے جانے والے ہیں۔

(۷) تم یہ دعوی کرتے ہو کہ موت حق ہے، (اور ضرور آکر رہے گی) لیکن اس کے لیے (اعمال صالحہ کے ذریعہ اور گناہوں سے اجتناب کے ذریعہ) کوئی تیاری نہیں کرتے۔ (بلکہ زندگی اس طرح گزارتے ہو جیسے کبھی مرنا ہی نہیں)۔

(۸) دوسروں کے عیوب کی ٹوہ میں مشغول رہتے ہو اور کبھی اپنے عیوب پر تمہاری نظر نہیں جاتی۔ (کہ ان کی اصلاح کی فکر ہو)۔

غیر کی آنکھ کا تنکہ تجھ کو آتا ہے نظر

دیکھ اپنی آنکھ کا غافل کبھی شہتیر بھی

(۹) اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہو، مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے (بلکہ اسکا رزق کھا کر اسی کی نافرمانی کرتے ہو)

(۱۰) اپنے مردوں کو (قبروں میں) دفن کرتے ہو، لیکن اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے (کہ جس طرح یہ سب لوگ دنیا اور اس کے سب اسباب مال ومتاع کو ترک کر کے دنیا سے سر ہار گئے، ہم کو اسی طرح دنیا سے جانا ہے)۔

(یہ وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے تمہارے دل مردہ ہوگئے ہیں اور تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، پس تم اگر اپنی اصلاح کرلو اور گناہوں سے پختہ توبہ کرکے آخرت کی تیاری میں لگ جاؤ، تو پھر ضرور تمہاری دعائیں قبول ہونگیں، ان شاء اللہ)۔

لیلہ عرفہ کی خاص دعا:

حضرت نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے، اگر کوئی مومن مرد یا عورت عرفہ کی شب مقدس میں حسب ذیل دعا جس میں صرف دس کلمات ہیں ایک ہزار مرتبہ پڑھے، پھر اللہ تعالی سے جو بھی دعا طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور پوری کریگا، تاوقتیکہ وہ کسی گناہ و معصیت اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے وہ دعا یہ ہے:

(۱) سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُه. پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان میں ہے۔

(۲) سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْأَرْضِ مُلْکُهٗ وَقُدْرَتُهٗ. پاک ہے وہ ذات جس کی قدرت و بادشاہی زمین میں ہے۔

(۳) سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَرِّ سَبِیْلُهٗ. پاک ہے وہ ذات جس نے (مخلوق کیلئے) خشکی میں راستے بنا دیے ہیں۔

(۴) سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءَ رُوحُهٗ . پاک ہے وہ ذات جس نے ہوا میں بھی روح ڈالدی یا جس کا روح نامی فرشتہ ہوا میں موجود ہے۔

(۵) سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سَلْطَنَتُهٗ . پاک ہے وہ ذات کہ آگ پر بھی جس کا غلبہ اور سطوت وشوکت قائم ہے۔

(۶) سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْأَرْحَامِ عِلْمُهٗ ۔ پاک ہے وہ ذات جس کا علم رحم مادر میں جنین کی صورت گری کرتا ہے۔

(۷) سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَائُهٗ ۔ پاک ہے وہ ذات جس کے فیصلے قبروں میں بھی

نافذ ہوتے ہیں۔

(۸) سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے آسمان کو بلندی عطا فرمائی۔

(۹) سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْأَرْض. پاک ہے وہ ذات جس نے آسمان کو بلندی عطا فرمائی۔

(۱۰) سُبْحَانَ الَّذِیْ لَامَلْجَأَوَ لامَنْجَأَمِنْهُ اِلَّااِلَیْه. پاک ہے وہ ذات کہ جس کو چھوڑنے کے بعد نہ کوئی پناہ گاہ حاصل ہوسکتی ہے، اوو نہ کوئی ٹھکانہ ہوسکتا ہے۔

ابلیس کے دوست:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور اقدس حضرت **محمد** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ابلیس لعین سے دریافت فرمایا کہ میری امت میں تیرے کتنے دوست ہیں۔ اس نے کہا دس قسم کے لوگ میرے دوست ہیں۔

جن کی تفصیل یہ ہے:

(۱) ظالم بادشاہ۔ (جو رعایا پر ناحق ظلم کرتا ہے)

(۲) متکبر اور مغرور آدمی۔ (جو دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے اور ظلم کرتا ہے)

(۳) وہ مالدار شخص جو یہ پرواہ نہیں کرتا کہ مال کہاں سے کمایا (حلال طریقہ پر یا حرام طریقہ پر) اور نہ یہ پرواہ کرتا ہے کہ مال کہاں خرچ کیا۔ (جائز موقع پر یا ناجائز اور حرام موقع پر)

(۴) وہ عالم جو مالداروں کی ان کے ظلم وستم پر تصدیق کرتا ہے۔ (یعنی غلط تاویل کر کے ان کے ظلم وجور کو جائز قرار دیتا ہے)

(۵) خیانت کرنے والا تاجر۔

(۶) غلہ کی ذخیرہ اندوزی کرنے والا۔ (جو اس وقت تک غلہ بازار میں نہیں لاتا، جب تک قیمتیں نہ چڑھ جائیں، اس حال میں بندگان خدا ایک ایک دانہ کیلئے ترستے رہتے ہیں، اور قحط کی سی کیفیت رونما ہوگئی ہوتی ہے)

(۷) زنا کار۔ (جو شب و روز عیاشی میں مبتلا رہتا ہے، اور عصمتوں کا خون کرتا ہے)

(۸) سود خور۔ (جس کا ملعون وجود کسی گرگ خونخوار اور جونک سے کم نہیں)

(۹) وہ بخیل حلال حرام کی پرواہ کیے بغیر مال جمع کرتا رہتا ہے۔ (اور کسی ضرورتمند اور محتاج کو پائی بھی نہیں دیتا)

(۱۰) وہ شرابی جو شراب کا عادی ہو اور ہر وقت شراب کے نشے میں چور رہتا ہو۔

ابلیس لعین کے بیس دشمن:

حضور اقدس حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ابلیس لعین سے دریافت فرمایا میری امت میں تیرے دشمن کتنے لوگ ہیں؟

اس نے کہا بیس آدمی میرے دشمن ہیں:

(۱) میرا سب سے اول سب سے بڑا دشمن آپ ہیں۔ اے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں آپ کو اپنا سب سے خطرناک دشمن سمجھتا ہوں۔

(۲) عالم باعمل۔ (جو علم کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے، اور دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے)

(۳) حافظ قرآن جو قرآن پاک کے مطابق عمل کرتا ہے۔ (اور دوسروں کی ہدیت کا ذریعہ بنتا ہے)

(۴) پنج وقتہ نمازوں میں فی سبیل اللہ اذان دینے والا موذن۔ (چونکہ وہ اذان کے ذریعہ لوگوں کو خیر کی دعوت دیتا ہے اور اسلام کے شعائر کو بھی بلند کرتا ہے)

(۵) فقراء و مساکین اور یتیموں سے محبت کرنے والا شخص۔ (چونکہ وہ بھی خیر کثیر پھیلانے والا ہے اور اپنے عمل سے خیر کی دعوت بھی دینے والا ہے)

(۶) مہربان اور رحمدل انسان۔ (جو تمام خلق خدا کے ساتھ رحمت و مہربانی کا جذبہ رکھتا ہے)

(۷) حق کی خاطر تواضع (عاجزی و فروتنی اور نیازمندی) اختیار کرنے والا مرد مؤمن۔

(۸) وہ صالح نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی طاعات و عبادات میں پرورش پائی اور اسی میں پروان

چڑھا۔ (اور اپنی جوانی کو معاصی و نافرمانی کی گندگیوں اور غلاظتوں سے آلودہ ہونے سے بچایا)

(۹) حلال کھانے وال (اور حرام کے ایک ایک لقمہ سے اپنی حفاظت کرنے والا)

(۱۰) وہ دو جوان جو آپس میں اللہ تعالی کے لیے محبت کرتے ہیں۔ (کسی نفسانی غرض کو اس میں دخل نہیں ہوتا)

(۱۱) وہ نمازی جو نماز با جماعت کا حریص ہے۔ (یعنی اس کی پوری کوشش نماز با جماعت ادا کرنے کی ہوتی ہے)

(۱۲) راتوں کی تنہائیوں میں جبکہ لوگ محو خواب ہوتے ہیں، نماز پڑھنے والا۔

(۱۳) وہ پرہیز گار شخص جو اپنے نفس کو حرام سے بچاتا ہے۔

(۱۴) خلق خدا کی خیر خواہی کرنے والا شخص۔ (جو کسی غرض کے بغیر ہر کسی کی خیر خواہی میں لگا رہتا ہے) اور ایک اور روایت میں ہے: اپنے بھائیوں کے لیے دعا کرنے والا درانحالیکہ اس کے دل میں کسی سے کوئی لالچ نہیں ہوتی۔ (اور نہ اپنے دل میں کسی سے کوئی رنجش رکھتا ہے)

(۱۵) ہمیشہ باوضو رہنے والا شخص۔ (کہ وہ ملائکہ کا مقرب ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں ہوتا ہے)

(۱۶) سخی انسان۔ (کہ اس کی سخاوت اور داد و دہش سے تمام بندگان خدا مستفید ہوتے ہیں)

(۱۷) خوش خلق اور ملنسار مرد مؤمن۔ (جو ہر کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے)

(۱۸) وہ متوکل علی اللہ مرد مؤمن جو ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اور تعالی نے جن چیزوں کا وعدہ کیا اور جن چیزوں کا ذمہ لیا ہے، ان کو سچا جانتا ہے، اوروں میں اللہ تعالیٰ پر پورا یقین رکھتا ہو۔

(۱۹) بیوہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا۔ (اور ان کی خبر گیری کرنے والا)

(۲۰) موت کی تیاری کرنے والا۔ (جو ہر وقت فکر آخرت اور اس کی تیاری میں لگا رہتا ہے)

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ توریت میں لکھا ہوا ہے:

(۱) جوشخص دنیا میں آخرت کے لیے توشہ تیار کرلیتا ہے وہ قیامت اللہ تعالی کا دوست ہوگا۔

(۲) جوشخص غصہ ترک کردیتا ہے (کہ بلا وجہ شرعی غصہ نہیں کرتا) وہ ہمیشہ اللہ تعالی کے جوار رحمت میں رہتا ہے۔

(۳) جوشخص دنیائے فانی کے عیش وراحت کوترک کردیتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ تعالی کے عذاب اوراس کی پکڑ سے مامون ومحفوظ ہوجاتا ہے۔

(۴) بغض وحسد کے کدورت وکینہ کے زنگ سے جس کا آئینہ دل پاک وصاف ہوجاتا ہے، حشر کے دن سب کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا خیر مقدم کیا جائیگا، اوراس کی تعریف وتوصیف کی جائے گی۔

بزرگوں کا قول ہے: ؎

آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن
کفر است در طریقت ما کینہ درسینہ داشتن

ترجمہ: ''دل'' مثل آئینہ رکھنا (صاف ستھرا) ہمارا طریقہ ہے۔ طریقت (تصوف) میں دل میں کینہ رکھنا ہم کفر سمجھتے ہیں۔

(۵) جوشخص جاہ ومنصب کی ہوس کوترک کردیتا ہے، وہ بروز قیامت فائزین میں سے ہوگا۔ (کہ شہنشاہ کا مقرب خاص ہوگا)

(۶) جوشخص دنیا میں بخل کوترک کردیتا ہے، قیامت میں مخلوق کے سامنے علانیہ اس کا ذکر خیر کیا جائیگا۔

(۷) جوشخص دنیوی جھگڑوں کوترک کردیتا ہے، قیامت میں مخلوق کے سامنے علانیہ اس کا ذکر خیر کیا جائیگا۔

(۸) جوآدمی دنیا میں حرام سے بچے گا، قیامت میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے پڑوس میں ہوگا۔

(۹) جوشخص دنیا میں حرام چیزوں سے اپنی نظر کی حفاظت کریگا، جنت میں اللہ تعالی اس کی آنکھوں کو

ٹھنڈک اور فرحت عطا فرمائیں گے۔

(۱۰) جو شخص دنیا میں مالداری سے کنارہ کرے اور فقر و فاقہ اختیار کرے، قیامت میں اللہ تعالی اس کو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے ساتھ مبعوث فرمائیں گے۔

(۱۱) جو شخص دنیا میں ضرورتمندوں کے کام آئے گا، ان کی ضرورتیں پوری کریگا، اللہ تعالیٰ اسکی دنیا و آخرت کی تمام ضروریات کو پورا فرمائیں گے۔

(۱۲) اگر کوئی شخص اپنی قبر میں مونس و غمگسار کا آرزومند ہو تو اس کو چاہیے کہ رات کو تنہائیوں میں اٹھ کر نماز پڑھا کرے۔

(۱۳) اور جو شخص اس کا متمنی ہو کہ عرش رحمان کے سایہ میں اس کو جگہ ملے تو اس کو چاہیے کہ زہد و پرہیز گاری اختیار کرے۔

(۱۴) جس شخص کی خواہش ہو کہ قیامت کے دن اس سے (حساب کی باز پرس نہ ہو) یا آسان حساب لیا جائے تو اس کو چاہیے ہمیشہ اپنے نفس کی اور اپنے بھائیوں کی خیر خواہی میں مشغول رہے۔

(۱۵) جو شخص اس کا آرزومند ہو کہ فرشتے اس کی زیارت کیا کریں اس کو چاہیے پرہیز گاری اختیار کرے۔

(۱۶) جو شخص اس کا خواہشمند ہو کہ بہشت بریں کے اعلی درجہ میں اسکا مقام ہو اس کو چاہیے کہ روز و شب اللہ تعالیٰ کے ذکر میں رطب اللسان رہے۔

(۱۷) جس شخص کی تمنا ہو کہ بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہو اس کو چاہیے پختہ اور پکی سچی توبہ کرے۔

(۱۸) جو شخص بے نیاز ہونا پسند کرے، اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر دل سے راضی ہو (اللہ تعالیٰ نے اس کو جو بخشا ہے اس پر قناعت کرے اور اس کے مال پر للچاوے نہیں)۔

(۱۹) جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک وہ فقیہ عالم شمار ہو اس کو چاہیے خشوع و خضوع اور اللہ تعالی کا ڈر اختیار کرے۔

(۲۰) جو شخص حکیم بننا چاہتا ہو اس کو چاہیے عالم بن جائے، (تمام علوم میں مہارت حاصل کرے کہ اس کے بغیر حکیم و دانا نہیں بن سکتا)۔

(۲۱) کوئی شخص لوگوں کی ایذاء رسانی سے حفاظت چاہتا ہو تو اس کو چاہیے کہ کسی کا ذکر اچھائی کے بغیر نہ کرے، اور اس سے عبرت حاصل کرے کہ تیری پیدائش کیسی ذلیل و حقیر چیز سے ہوئی اور کیسے اعلیٰ مقصد کیلئے تجھ کو پیدا کیا گیا۔

(۲۲) جو شخص دنیا و آخرت میں شرافت و بزرگی کا تاج اپنے سر پر رکھنا چاہے تو ہمیشہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دے۔

(۲۳) جو شخص جنت الفردوس اور اس کی نعمتوں کی آرزو رکھتا ہو اس کو چاہیے سخاوت اختیار کرے اس لئے کہ سخی جنت کے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے۔

(۲۴) جو شخص دنیا و آخرت میں جنت (کا لطف) چاہتا ہو اس کو چاہیے سخاوت اختیار کرے اس لیے کہ سخی جنت کے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے۔

(۲۵) جو شخص اپنے دل کو منور بنانا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ کائنات خداوندی میں غور و تدبر کو لازم پکڑے اور ہر چیز میں اللہ تعالی کی قدرت اور اس کے جلال و جمال کا مشاہدہ کرے۔

(۲۶) جو شخص بدن ثابت (مصائب پر صبر کرنے والا بدن) لسان (اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی زبان) قلب خاشع (اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا دل) چاہتا ہو تو وہ تمام مؤمن مرد و عورت اور تمام مؤمن مرد و عورت اور تمام مسلمان مرد و عورت سب کے لیے استغفار کرنے کو لازم پکڑ لے۔

مشق نمبر

سوال نمبر۱: مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیں؟

کراماً کاتبین ، مستزاد، دائمی صدق، دیوث حرب، دانائے سنت۔

سوال نمبر۲:۔مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں؟

(۱) مسواک کے دس فوائد تحریر کریں؟

(۲) سب سے زیادہ ناکارہ چیزیں کونسی ہیں حضرت عمرؓ کے قول کی روشنی میں جواب لکھیں؟

(۳) وہ کونسے آدمی ہیں جو اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور اپنے آپکو مومن خیال کرتے ہیں؟

(۴) قرآن مجید کے کتنے نام ہیں تحریر کریں؟

(۵) توبہ کرنے والے آدمی کو کونسے کام کرنے چاہییں؟

(۶) زیادہ ہنسنے والے شخص کو کیا عذاب دیا جاتا ہے؟

سوال نمبر۳: مختصر سوالات کے جوابات لکھیں؟

(۱) فلاح سے کیا مراد ہے؟

(۲) عقل سے کیا مراد ہے؟

(۳) نماز کے فوائد تحریر کریں؟

حق تعالیٰ شانہ ہم سب کو اور تمام مسلمانوں کو ان قیمتی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے فوائد وثمرات سے پورا پورا حصہ نصیب فرمائے۔

☆......☆......☆

۱۸ شوال المکرم ۱٤٤٠ھ